112002-نافرمان حاملہ بیوی کا نفقہ خاوند پر لازم ہے یا نہیں ؟

سوال

میری بیوی گھر سے میری اجازت کے بغیر میکے چلی گئی ہے اور کچھ ماہ سے وہیں رہ رہی ہے، اور حاملہ بھی ہے، کیا میرے لیے حمل کا نفقہ ادا کرنا ضروری ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر
جانا جائز نہیں اور اگر وہ بغیر اجازت جاتی ہے تو نافرمان اور ناشزہ کہلائیگی اور
خاوند کی اطاعت میں واپس آنے تک اسے نان و نفقہ حاصل کرنے کا کوئی حق نہیں ہے.

لیکن اس طویل عرصہ میکے رہنے کا سبب
معلوم کرنا ضروری ہے، کیونکہ ہوسکتا ہے وہ خاوند کے برے سلوک یا پھر مار دھاڑ یا
ظلم و ستم کی بنا پر میکے گئی ہو، تو اس طرح خاوند کی جانب سے ظلم و زیادتی اور
کوتاہی ہوئی ہے بیوی کی جانب سے نہیں ہوئی.

دوم :

اور اگر حاملہ عورت خاوند کی اطاعت
سے انکار کرے اور ناشز بن جائے تو کیا خاوند پر حمل کا نفقہ واجب ہے یا نہیں ؟

اس میں فقہاء کرام ک اختلاف پایا
جاتا ہے، اور یہ اختلاف حاملہ عورت کے نفقہ کے بارہ میں اختلاف پر مبنی ہے کہ آیا
حاملہ عورت کو نشوز کی حالت میں حاصل ہونے والا نفقہ حمل کا ہے یا کہ حاملہ عورت کا
؟

جمہور علماء کرام کہتے ہیں کہ حاملہ
ناشز عورت کو نفقہ ملے گا، ان میں مالکیہ اور حنابلہ شامل ہیں، اور شافعیہ کا ایک
قول بھی یہی ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"كيا حاملہ عورت كے ليے حمل كا نفقہ
حمل كى بنا پر واجب ہوتا ہے يا كہ حمل كے ليے ؟

اس ميں دو روايتيں ہيں :

پہلى روايت :

نفقہ حمل كے ليے واجب ہوتا ہے، اسے
ابو بكر نے اختيار كيا ہے؛ كيونكہ يہ نفقہ حمل كے وجود ہونے كى صورت ميں واجب ہوتا ہے، اور اگر حمل نہ ہو تو نفقہ بھى ساقط ہو جائيگا، اس سے يہ ثابت ہوا كہ يہ نفقہ بھى حمل كے ليے تھا.

دوسرى روايت :

يہ نفقہ حمل كى وجہ سے واجب ہوا ہے؛
كيونكہ يہ نفقہ تنگى و آسانى دونوں حالتوں ميں واجب ہوگا، اس ليے يہ نفقہ حمل كے ليے ہے. جس طرح بيويوں كا نفقہ ہے، اور اس ليے بھى كہ يہ وقت اور ايام گزرنے سے ساقط نہيں ہوتا، اس طرح يہ اس كى زندگى ميں بيوى كے نفقہ كے مشابہ ہوا.

امام شافعى رحمہ اللہ كے اس ميں دو
قول دو روايتوں كى طرح ہيں، اور اس اختلاف كى بنا پر كئى ايك فروع بھى نكلتى ہيں جن ميں سے ايك يہ بھى ہے :

اگر كوئى عورت حمل كى حالت ميں كسى
شخص كى نافرمانى كرتى ہے تو ہم كہيں گے : نفقہ حمل كے ليے ہے اور يہ نفقہ حاملہ عورت كے نفقہ كو ساقط نہيں كريگا؛ كيونكہ اس عورت كے بچے كا نفقہ ماں كى نافرمانى كى بنا پر ساقط نہيں ہوگا.

اور اگر ہم يہ كہيں كہ : نفقہ ماں كے
ليے ہے تو پھر اسے نفقہ حاصل نہيں ہوگا كيونكہ وہ نافرمان اور ناشز ہے " انتہى

ديكھيں : المغنى (187/8).

مطالب اولى النہى ميں درج ہے :

"حاملہ عورت کا نفقہ حمل کی بنا پر
ہے، نہ کہ حاملہ عورت کے لیے؛ کیونکہ یہ نفقہ تو حمل کی بنا پر واجب ہوگا، اور جب
حمل نہ ہو تو یہ نفقہ ساقط ہو جائیگا؛ اس طرح حاملہ نافرمان عورت کا حمل کی بنا پر
نفقہ واجب ہوگا؛ کیونکہ یہ نفقہ حمل کے لیے ہے، لہذا ماں کی نافرمانی کی بنا پر بچے
کا نفقہ ساقط نہیں ہوگا" انتہی بتصرف

دیکھیں: مطالب اولی النہی (627/5
).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"فقہاء کرام کے ہاں اس مسئلہ میں
اختلاف پایا جاتا ہے کچھ فقہاء کہتے ہیں کہ:

حاملہ عورت کو نفقہ حمل کی بنا پر
حاصل ہوتا ہے.

اور کچھ کا کہنا ہے کہ: نفقہ حمل کے
لیے ہے نا کہ حمل کی بنا پر حاملہ عورت کے لیے... اور یہ دوسرا قول زیادہ راجح ہے،
لیکن جب حمل تک نفقہ پہنچانے کا طریقہ ہی ماں کو خوراک مہیا کرنا ہے تو پھر اس ماں
پر خرچ کرنا حمل کی بنا پر ہی ہوا.

اس اختلاف پر یہ مسئلہ پیدا ہوتا ہے
کہ آیا اگر حاملہ بیوی نافرمان اور ناشز ہو تو کیا اسے نفقہ حاصل ہوگا یا نہیں؟

اگر ہم یہ کہیں کہ نفقہ حمل کے لیے"
جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے یہی راجح ہے" تو حاملہ عورت کے لیے نفقہ واجب ہے،
کیونکہ حمل تو نافرمان نہیں.

اور اگر ہم یہ کہیں کہ نفقہ حاملہ
عورت کے لیے ہے تو ناشز اور نافرمان ہونے کی بنا پر اس کا نفقہ ساقط ہو جائیگا"
انتہی مختصرا

دیکھیں: الشرح الممتع (470/13).

اس بنا پر حمل کا نفقہ بچے کے باپ پر
واجب ہے چاہے بچے کی ماں نافرمان ہی کیوں نہ ہو.

اور اگر وہ اس نفقہ کی مقدار کے
متعلق اختلاف کریں تو اس کے لیے قاضی سے رجوع کیا جائیگا تاکہ وہ اختلاف ختم کر کے
عدل و انصاف کے ساتھ کوئی فیصلہ کر سکے.

اللہ سبحانہ و تعالی سب کو ایسے
اعمال کرنے کی توفیق نصیب فرمائے جنہیں اللہ تعالی پسند کرتا اور جن سے راضی ہوتا
ہے.

واللہ اعلم.